’’کوشر‘‘ یہودی کھانا

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

میری بیٹی بنام اسماء اپنے اہل وعیال کے ساتھ امریکہ میں عرصۂ دراز سے قیام پذیر ہے، وہ آپ سے کچھ سوال کرنا چاہتی ہے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱:......کیا کوشر (Kosher) جو معروف یہودی کھانا بتایا جاتا ہے، ایک مسلمان کے لیے شرعاً جائز ہے؟ اگر ہے تو اسلامی رو سے کیا دلیل ہے؟ اور اگر نہیں ہے تو کیا وجہ ہے؟

۲:......حلال اور ذبیحہ میں کیا فرق ہے؟

لغت کی رو سے حلال حرام کا متضاد ہے اور جائز درست ذبح کیا ہو۔

لغت کی رو سے ذبیحہ یعنی قربانی کا جانور جو شرعی طور پر ذبح کیا ہو۔

آپ سے استدعا ہے کہ دونوں سوالوں کا جواب عنایت فرما کر ہمیں سرفراز فرمائیں۔

مستفتی: نسیم حضرت جی

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ ’’کوشر‘‘ یہودیوں کے ہاں ان کے مذہب کے مطابق اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے، جس معنی میں ہم ’’حلال‘‘ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ ’’کوشر ذبیحہ‘‘ حلال کردہ جانور کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کو ہم ’’حلال ذبیحہ‘‘ بھی کہتے ہیں۔ یہودیوں کے ذبیحہ کا حکم یہ ہے کہ: اگر یہودی اپنے مذہب کی تعلیمات کے مطابق ذبح کرنا جانتا ہو اور اس کا التزام بھی کرتا ہو، بالخصوص! اللہ کا نام لے کر اچھی طرح رگوں کو کاٹ دے تو اس کا ذبیحہ اُصولِ مذہب کے مطابق اہل کتاب کا ذبیحہ ہونے کی بنا پر حلال ہوگا۔ البتہ موجودہ دور کے اکثر یہود ونصاریٰ حقیقی معنوں میں اپنی کتابوں کی تعلیمات سے واقف ہوتے ہیں، نہ ہی اپنی کتابوں کی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، بلکہ اکثر مادہ پرست اور

دہریہ نظریات کے حامل ہوتے ہیں، جس کی بنا پر اُنہیں اہل کتاب شمار کرنا مشکل ٹھہرتا ہے، اس لیے ان کا ذبیحہ مطلقاً حلال نہیں ہوگا، بلکہ کم از کم مشتبہ ٹھہرتا ہے، لہٰذا ان کے ذبیحہ سے احتراز کیا جائے۔

فی القرآن الکریم:

’’وَطَعَامُ الَّذِینَ أُوتُوا الْکِتَابَ حِلٌّ لَّکُمْ‘‘۔ (المائدۃ:۵)

وفی التنویر:

’’وشرط کون الذابح مسلمًا أو کتابیًا ذمیًا أو حربیًا۔‘‘ (ج:۶،ص:۲۹۷،ط:سعید)

وفی الشامیۃ:

’’ومقتضی الدلائل الجواز (ذبیحۃ أهل الکتاب) کما ذکرہ التمرتاشی فی فتاواہ، والأولی أن لایأکل ذبیحتهم ولایتزوج منهم إلا للضرورۃ کما حققه الکمال بن الهمام۔‘‘ (فتاویٰ شامی، ج:۶،ص:۲۹۷،ط:سعید)

وفی التفسیر المظهری:

’’روی ابن الجوزی بسندہٖ عن علیؓ قال: لاتأکلوا من ذبائح نصاریٰ بنی تغلب فإنهم لم یتمسکوا من النصرانیۃ بشئ إلا شربهم الخمر، رواہ الشافعیؒ بسند صحیح عنه۔‘‘ (تفسیر مظہری، ج:۳،ص:۳۴)

۲:......واضح رہے کہ ’’ذبیحہ‘‘ ہر اس حیوان کو کہا جاتا ہے جس کو ذبح کیا جائے، پھر اگر اس کو شرعی طریقہ پر ذبح کیا جائے‘ اس کو ’’حلال ذبیحہ‘‘ کہا جاتا ہے۔ اور اگر اس کو شرعی طریقہ پر ذبح نہ کیا جائے تو اس کو ’’مردار‘‘ اور ’’حرام ذبیحہ‘‘ کہا جاتا ہے۔

قربانی کو عربی لغت میں ’’اُضحیہ‘‘ کہا جاتا ہے، نہ کہ ’’ذبیحہ‘‘، اور ’’اُضحیۃ‘‘ اس مخصوص حیوان کو کہا جاتا ہے، جس کو مسلمان عید الاضحیٰ کے ایام میں ذبح کرتے ہیں۔ الدر المختار میں ہے:

’’الذبیحۃ اسم ما یذبح۔‘‘ (الدر المختار، ج:۶،ص:۲۹۳،ط:سعید)

وفی التنویر مع شرحہٖ:

’’حرم حیوان من شأنه الذبح مالم یذک ذکاۃً شرعیًا اختیاریًا کان أو اضطراریًا۔‘‘ (ج:۶،ص:۲۹۴،ط:سعید)

وفیه أیضاً:

’’هی (الأضحیۃ) لغۃً اسم لما یذبح أیام الأضحی۔‘‘ (ج:۶،ص:۳۱۱،ط:سعید)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہٗ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد عبدالقادر	ظہور اللہ
		متخصص فقہ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی